افکار و تاثرات

آغاخانیت کی حقیقت

آغاخانیت کے ناپاک عزائم | آغاخانی فرقہ روزِ اول سے اسلام کا دشمن بن کر معرضِ وجود میں آیا معرضِ وجود میں آنے کا اولین مقصد ہی عالمِ اسلام اور مستحکم اسلامی حکومت کا شیرازہ بکھیرنا تھا جس طرح کہ اسلام دشمن قوتوں نے قادیانی امت کو اسلام کے خلاف منظم کیا اسی طرح اس سازشی ٹولے کو بھی بعینہٖ اسی مقصد کے لئے وجود بخشا گیا۔ اس ٹولے نے مسلمانوں کو نہ صرف سیاسی نقصان پہنچا کر غیروں کا غلام بنایا بلکہ اسلامی عقائد کو پامال کرنے میں بھی کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ قرآن کو محرف بتایا، اللہ رب العزت کے وجود کا یہ کہہ کر انکار کیا کہ غائب خدا کو ماننا نامعقول ہے۔ اور اپنے امام کو خدا مانا، جنت و دوزخ اور آخرت کا انکار کیا، نماز روزہ اور حج کا تصور ہی ختم کرنے کی کوشش کی۔ خانہ کعبہ کو سامراجیوں کا اجتماع گاہ قرار دیا۔ غرض کہ شریعت کو سرے سے منسوخ و باطل قرار دیا۔

ہمارے اسلاف نے اس سازش کے خلاف ہر قسم کا جہاد کرتے ہوئے اس کی خوب سرکوبی کی۔ امام غزالیؒ، امام عبدالقاہرؒ اور امام رازیؒ جیسے اکابر نے اس فرقہ کے خلاف ضخیم ضخیم کتابیں تصنیف کیں۔ اور اس عظیم جہاد کے ردعمل میں بہت سے اکابرین جان سے ہاتھ دھو بیٹھے جن میں امام رازی کا نام خصوصاً قابلِ ذکر ہے ان قربانیوں کے نتیجے میں اس فرقہ نے تقیہ کے طور پر اپنے آپ کو چھپائے رکھا۔ مگر خفیہ طور پر اپنی سرگرمیوں کو جاری رکھا۔ یہاں تک کہ انگریزوں نے برصغیر میں ان کو منظم کیا۔

"اسماعیلی تاریخ" کے مطابق انگریزوں نے اس فرقہ کو منظم کرنے میں بڑی دلچسپی لی۔ اور عدالتی فیصلہ کے ذریعے آغا خان کو اس فرقے کا پیشوا قرار دے کر اس کو مختلف انعامات و اعزازات سے نوازا جس کی وجہ سے اب بھی آغا خان کو "پرنس" کا لقب دیا جاتا ہے۔ پھر بھی یہ فرقہ اپنے عقائد و عزائم کو ظاہر کرنے سے گریزاں تھا۔ اور اندر ہی اندر اپنے آپ کو مستحکم بنانے میں مصروف تھا۔ مگر جب سے افغانستان پر روس کا تسلط ہوا اس وقت سے یہ فرقہ منصہ شہود پر آیا۔ اور نہ صرف اپنے عقائد کا برملا اظہار کرنے لگا بلکہ مسلمانوں کو اپنے عقائد باطلہ کی طرف دعوت دینے اور علماء کو چیلنج دینے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ نیز آغا خان فاؤنڈیشن وغیرہ

ناموں سے رفاہ عامہ کی صورت میں سکیمیں بنا بنا کر مسلمانوں پر معاشی دباؤ ڈالنے کی کوشش کی اور کئی سرکردہ بلکہ بہت سے دیندار افراد کو اپنے زیر اثر کیا نیز تمام اہم محکموں میں اپنے فرقہ کے لوگوں کو بھرتی کر کے نظام حکومت اپنے ہاتھ میں لینے کی بھرپور کوشش میں ہے۔

معتبر و مستند شواہد کے مطابق یہ فرقہ گلگت چترال اور وخان کو ملا کر روس کی مدد سے ایک اسماعیلی سٹیٹ بنانے کی فکر میں ہے۔ اخباری اطلاع کے مطابق روس وخان پر قبضہ کرنے کے بعد زیر زمین سرنگ بنانے میں مصروف ہے تاکہ چترال اور گلگت کو براہ راست وخان اور روس کے ساتھ ملایا جائے۔ اور یوں آغا خانی سٹیٹ کے بارے میں روسی عزائم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

آغا خان نے روسی ساخت کے بہت سے ہیلی کاپٹر خرید کر چترال اور گلگت کے لئے وقف کر رکھے ہیں جو ہمہ وقت مسلمانوں کو ذہنی طور پر مرعوب کرنے میں عملاً مصروف ہیں نیز سیاحت کے نام سے بہت سے اہم مقامات پر کنٹرول حاصل کر کے اپنے لئے مرکز اور منصوبہ جات کے لئے سنٹر بنائے جا رہے ہیں اسی سلسلہ میں پرنس امین آغا خان کئی بار پاکستان کا دورہ کر کے گلگت، سوات، چترال، پشاور اور دیگر کئی اہم مقامات میں اہم ہوٹلوں وغیرہ کو ٹھیکے پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

ادھر اس باطل فرقہ کے خلاف جب بھی آواز اٹھتی ہے تو حکومت اپنی لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے پورے زور کے ساتھ اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے۔ حال ہی میں حکومت نے اس فرقہ کے خلاف طبع شدہ تمام کتابوں جرائد، پمفلٹ، فتاوی اور اشتہارات کو ضبط کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ پاکستان میں اس کی بہت کم مثال ملتی ہے کہ حکومت نے کسی فرقہ کی اس طرح کھل کر اور بے تحاشا مدد اور پشت پناہی کی ہو۔ حکومت اس فرقہ کے سرکردہ افراد سے اتنی متاثر ہے کہ ان کے پسند و ناپسند افراد کو آگے پیچھے کرنے میں ان کے اشاروں کی منتظر رہتی ہے۔ اور آئے دن علماء کرام کو قید و بند، ضلع بدر اور مختلف ذہنی اذیتیں دی جا رہی ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ حکومت کی نظر میں یہ تمام امور فرقہ واریت کو دبانے کے لئے کئے جا رہے ہوں مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس سے فرقہ واریت دبنے کے بجائے ابھرتی ہے۔ اور ایک باطل فرقہ کو اپنے ناپاک عزائم کی تکمیل میں پوری طرح مدد ملتی ہے۔ کیا اچھی مثال ہے:۔

"عجب مردماں اند سنگ را بستہ و سگ را کشادہ اند"

ادھر علماء کرام، دانشوروں اور عام مسلمانوں کی خاموشی بھی تعجب خیز ہے۔ عوام تو کیا بہت سے خواص کو بھی اس خطرناک فرقہ کے زہر ہلاہل کا علم تک نہیں اور جو حضرات اس کے خلاف اعانت و امداد طلب کرتے ہیں ان کی اپیل کو در خور اعتنا نہیں سمجھا جاتا جو کہ آگے چل کر سخت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ ہم تمام مسلمانوں

سے اپیل کرتے ہیں کہ اس فرقہ کی شرانگیزیوں سے اور عقائد سے خبردار ہو جائیں۔ اور ان کی جملہ حرکات و سکنات کا نوٹس لیں۔ نیز خواص سے مندرجہ ذیل طریقوں پر امداد کی اپیل کی جاتی ہے۔

۱۔ **علمائے کرام سے** | ۱۔ عام محفلوں، جمعہ کے اجتماعات اور جلسوں میں اس فرقے کے بارے میں لوگوں کو خبردار کیا جائے۔ ۲۔ فتاوے شائع کئے جائیں۔ ۳۔ کتابیں اور رسالے لکھے جائیں۔ ۴۔ اس فرقہ کی بیست بنیاد کرنے پر حکومت سے پرزور احتجاج کیا جائے۔ ۵۔ مسلک و مکتب سے قطع نظر کرکے اس فرقہ کے خلاف متحد ہو کر ایک دوسرے کی حوصلہ افزائی کریں۔

۲۔ **ممبران اسمبلی سے** | ۱۔ آغاخان فنڈز کی رقومات کو زیر بحث لایا جائے کہ کس طرح جمع کئے جاتے ہیں اور کہاں اور کس طرح صرف ہوتے ہیں۔ ۲۔ آغاخان / آغاخان فاؤنڈیشن یا اس طرح دیگر ناموں سے جو رقوم بنکوں میں جمع کی جاتی ہیں ان پر ٹیکس لیا جائے۔ ۳۔ مملکت کے خلاف آغاخانی سازش کو اسمبلی میں زیر بحث لایا جائے۔ ۴۔ اس فرقہ کے کفریہ عقائد کی بنا پر اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۳۔ **وکلاء حضرات سے** | اس بارے میں قانونی پہلوؤں کا جائزہ لے کر تحریک میں کام کرنے والوں کو مفت قانونی امداد بہم پہنچائیں۔

۴۔ **دانشوروں اور اساتذہ سے** | لیکچرز، مضامین اور تحریر و تقریر کے ذریعے تعلیم یافتہ حضرات، طالب علموں اور عوام کو اس بارے میں آگاہ فرمائیں۔

۵۔ **حکومت سے** | اس فرقہ کے ظاہری کروفر کو دیکھ کر حقیقی سازش سے چشم پوشی نہ کرے۔ علماء پر ناروا پابندیاں لگانا بند کرے اور جن حضرات پر پابندی ہے وہ اٹھالی جائے۔ اس سازش کی حوصلہ افزائی چھوڑ کر اس کے خلاف کارروائی کرے۔ اور آغاخانیت کو خلاف قانون قرار دے۔ اس فرقہ کے خفیہ اجتماعات اور جلسوں پر پابندی لگائے۔ یا ان کا نوٹس لے۔ ان کے مذہبی اجتماعات میں مسلمان اہلسنت والجماعت کے افراد کو بطور مخبر بھیجے۔ آغاخانی سکولوں، کالجوں اور آغاخان میڈیکل کالج کو سرکاری تحویل میں لے۔

(مولانا) عبیداللہ جنرلی)

DARTS- HRA-9782